روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ | سوموار - ۱۸ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ - ۲۰ وفا ۱۳۷۱ہش - ۲۰ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۶۳
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دعا

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) تحریر فرماتے ہیں:

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب صدر - انجمن احمدیہ وقف جدید اور امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد کچھ عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔ اور علالت کے باعث بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ مکرم محترم ڈاکٹر ولی محمد صاحب بڑی محبت اور توجہ سے آپ کا علاج کر رہے ہیں۔ ربوہ سے مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب بھی آپ کے علاج کیلئے آپ کو دیکھنے فیصل آباد گئے تھے لیکن جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے شفا اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ اسلئے احباب جماعت کی خدمت میں اس قیمتی وجود کی صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلانی زمین مل جاوے۔ فلاں مکان بن جاوے؛ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا۔ جب تک کہ خدا کو اس نے مقدم نہیں رکھا ہوا۔ ہر بات اور فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے؛ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دنیا کا ایک بت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کرکے دیکھے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دنیا کے لئے بنا رکھی ہے۔ اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے۔ حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۲)

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) فرماتی ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم سید امین احمد صاحب کا (کراچی) میں بائی پاس کا آپریشن کل مورخہ ۱۸۔ جولائی کو دوپہر ۲۔ بجے شروع ہوا جو تقریباً چھ گھنٹے تک جاری رہا۔ BLEEDING زیادہ ہو جانے کے باعث ٹانکے دوبارہ کھولنے گئے۔ ۲ گھنٹے تک دوبارہ آپریشن جاری رہا۔ جس سے حالت قدرے سنبھلی اور ہوش بھی آئی۔ لیکن درد شدید ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں آئندہ ۲۴ گھنٹے عزیز موصوف کیلئے تشویشناک ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ عزیز سید امین احمد صاحب کی مکمل صحت یابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعائیں کریں۔

درخواست دعا

مکرم میجر عبدالقادر صاحب ناظر دیوان تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی بیٹی محترمہ

باقی صـ پر

غفلت کو چھوڑ دو کیونکہ یہ گناہوں کی جڑ ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"دیکھو انسان اپنے مربی، دوست یار، آشنا اور کسی طاقتور یا اختیار حاکم کے سامنے کسی بدی اور گناہ کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔ اور گناہ کرتا ہے تو چھپ کر کرتا ہے۔ کسی کے سامنے نہیں کرتا۔ تو پھر اگر اس کو خدا پر اتنا ایمان ہو کہ وہ غیب در غیب اور پوشیدہ در پوشیدہ انسانی اندرونہ اور وسوسہ کو بھی جانتا ہے۔ اور یہ کہ کوئی بدی خواہ کسی اندھیری سے اندھیری کوٹھڑی میں جا کر کی جاوے۔ اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور یہ کہ وہ انسان کا مربی، رب محسن اور احکم الحاکمین ہے تو پھر انسان کیوں گناہ کی جگہ سوز آگ میں پڑ سکتا ہے۔

پس ان باتوں میں غور کرنے سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ انسان کو خدا اور اس کے صفات اور افعال اور علیم و خبیر اور ہر بات سے واقف ہونے اور قادر مقتدر اور منتقم اور شدید البطش ہونے پر ایمان نہیں۔ ہر بدی خدا کے صفات سے غافل ہونے کی وجہ سے آتی ہے۔

صفات الٰہیہ پر ایمان لانے کی کوشش کرو۔ انسان اگر خدا کے علیم، خبیر اور احکم الحاکمین ہونے پر ہی ایمان لا دے اور یقین جانے کہ میں اس کی نظر سے کسی وقت اور کسی جگہ غائب نہیں ہو

باقی صـ پر

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں ایف ایس سی میڈیکل/نان میڈیکل میں داخلہ شروع ہے

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اور اسکے حضور میں عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ہم اس سال سے ایف ایس سی پری میڈیکل / پری انجینئرنگ کلاس شروع کر رہے ہیں۔ ان کلاسز کو شروع کرنے میں خدا کے فضل سے کسی قسم کی کوئی روک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پاس بہترین سٹاف ہوگا اور اس علاقہ کی سب سے بہتر لیبارٹری بھی ہوگی اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری سعی میں برکت ڈالے گا۔

۱۸۔ جولائی ۱۹۹۲ء سے دفتر نصرت جہاں اکیڈمی سے داخلہ فارم دیئے جا رہے ہیں جو کہ ۱۰۔ اگست ۱۹۹۲ء تک واپس وصول کئے جائیں گے۔ داخلہ فارم کے ساتھ رزلٹ کارڈ اور وہ طلبہ جنہوں نے میٹرک کا امتحان نصرت جہاں اکیڈمی کے علاوہ کسی اور سکول سے پاس کیا ہے اُن کیلئے اپنے سکول سے جاری کردہ کریکٹر سرٹیفکیٹ (CHARACTER CERTIFICATE) لگانا ضروری ہے۔ اسی طرح تین عدد پاسپورٹ سائز تصاویر بھی فارم کے ساتھ منسلک کرنا ضروری ہیں۔

جو طلبہ انٹرویو کیلئے منتخب ہونگے انکی لسٹ ۱۲۔ اگست ۱۹۹۲ء کو نصرت جہاں اکیڈمی کے نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔ اور انٹرویو کی بنیاد پر داخلہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ انٹرویو ۱۳۔ اگست ۱۹۹۲ء کو صبح آٹھ بجے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں ہوگا۔ داخلہ کی فائنل لسٹ ۱۶۔ اگست ۱۹۹۲ء کو نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۰۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۲۰۔ جولائی ۱۹۹۲ء

بھائی چارہ اور ہمسائیگی

انسانوں کی آپس میں یگانگت۔ اور ہمدردی کے اظہار کیلئے عام طور پر جن رشتوں کا واسطہ دیا جاتا ہے وہ ہیں بھائی بھائی ہونا اور ہمسائیگی۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہیں۔ دوستوں میں بھی گہری دوستی ہو تو کہتے ہیں کہ وہ تو بھائیوں کی طرح ہے۔ اور کوئی اپنے بھائی کی مدد نہ کرے اس کے ساتھ ہمدردی نہ کرے تو ماحول کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ محاورتہً بھی کہتے ہیں کہ بھائی تو بھائیوں کی باہیں ہوتے ہیں۔ جہاں تک ہمسائیگی کا تعلق ہے اگرچہ بعض اوقات شکایات بھی پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر تو یہ تعلق ایک دوسرے کے قریب ہی لاتا ہے بلکہ آہستہ آہستہ اس طرح قریب لے آتا ہے کہ گویا وہ وارث ہی بن جائے گا۔ وارث بنتا تو نہیں لیکن وراثت کو چھوڑ کر اس کے اتنے زیادہ حقوق ہو جاتے ہیں کہ گویا اپنا ہی خاندان ہے۔ ایک خاندان جیسے ہونے کی یہ بھی دلیل ہے کہ آپ سالن پکائیں تو تھوڑا سا پانی زیادہ ڈال لیں تاکہ ہمسائے کو بھی دیا جا سکے۔

اگر انسان واقعی بھائی بھائی بن جائیں تو دنیا میں کوئی جھگڑا ہی نہ ہو۔ اگرچہ جھگڑے تو بھائیوں میں بھی ہو جاتے ہیں لیکن ان کی نوعیت مختلف ہوتی ہے اور لوگوں کیلئے حیرانگی کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ عام طور پر بھائی کا لفظ محبت کو جذب کرنے والا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ آپ کسی کو بھائی بھی کہیں اور آپ کے دل سے محبت کا سوتا نہ پھوٹے۔ آپ اس کیلئے سب کچھ۔ جو آپ کی استطاعت میں ہے۔ کرنے کیلئے تیار نہ ہو جائیں۔ بلکہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر کرنا آپ کیلئے باعثِ فخر ہوگا۔

اسی طرح ہمسائیگی بھی ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔ اور یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ ہمسائیگی سے مراد صرف یہ نہیں کہ آپ کی اور اس کی دیوار سانجھی۔ یا آپ کی اور اس کی کوٹھی قریب قریب ہے۔ ایک کا دوسرا ہمسایہ ہے اور دوسرے کا تیسرا اور اس طرح بات آگے چلتی جاتی ہے۔ چونکہ دوست کا دوست دوست ہوتا ہے۔ اس لئے ہمسایہ کا ہمسایہ بھی ہمسایہ ہی ہوا! اور یہی وہ بات ہے جو ساری دنیا کو ایک دوسرے کی ہمسائیگی عطا کرتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:

> "یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سَو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔"

بھائی بھائی ہونا اور ہمسائیگی دنیا کو اکٹھا کرتی ہے۔ اور یہ سب کے سوچنے کی بات ہے۔

> دن تو ہیں گھٹاؤں کے، گھٹا آئے نہ آئے
> رِندانِ قدح خوار کو کوئی تو پلائے
> ساقی تو بہت دُور ہے لیکن نگہِ ناز
> چاہے تو یہاں موسمِ برسات منائے
>
> ابو الاقبال

دُکھ دی ونڈ

کتنے دامن پھیلے تھے — کتنی آنکھیں بھیگی تھیں
کتنے لمحے بِیتے تھے — کتنی آسیں جاگی تھیں
کتنے جذبے مچلے تھے — کتنی دعائیں مانگی تھیں
سچّے دلوں سے نِکلی تھیں

جب ساجن کی نگری سے — سُکھ سندیسے آتے تھے
سُکھ سندیسے آ آ کر — سجدوں کو مہکاتے تھے
چاند اُمیدوں کے اُس دَم — بام و دَر کو سجاتے تھے
حمد سے دل بھر جاتے تھے

ہائے اب اُمیدوں کا — یہ موسم بھی بِیت گیا
ایک پیارے ساجن کے — مَن مندر کا مِیت گیا
گیت جو دل میں رہتا تھا — مِیت گیا تو گیت گیا
ہم ہارے وہ جیت گیا

ساجن کی نگری سے آج — درد سنیہا آیا ہے
اب اس پیار کی بستی پر — غم کا گہرا سایا ہے
پھول سا ہر اک چہرہ واں — مُرجھایا مُرجھایا ہے
رنگ خزاں کا چھایا ہے

ساجن جی یہ کہتے ہیں — یہ ایشر کی لیلا ہے
اُس کی اِچھیا پر واری — سارے جگ کی اِچھیا ہے
اب بھی یہ دُکھیارا مَن — گیت اُسی کے گاتا ہے
شُکر زباں پر لاتا ہے

میجر ریٹائرڈ منظور احمد

خدا شناسی کی طرف جلد قدم اُٹھائیں

یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے۔ مگر خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا مزہ اسے آتا ہے۔ جو اسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھُلے طور پر قبول نہیں ہوتی

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اے میرے رسول جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں اور پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے جیسے عاشق پوچھتا پھرتا ہے کہ میرا محبوب کہاں ہے تو تو انہیں کہہ دے کہ تم گھبراؤ نہیں میں تو تمہارے بالکل قریب ہوں "

یہاں عبادی سے مراد عاشقانِ الٰہی ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس طرح عاشق ہر جگہ دوڑتا پھرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا معشوق کہاں ہے۔ اسی طرح جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے پوچھیں تو تو انہیں کہہ دے کہ گھبراؤ نہیں۔ میں تمہارے قریب ہی ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے دل کو توڑنا نہیں چاہتا۔

پھر فرماتا ہے کہ میرے قریب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی شخص کامل تڑپ اور سوز و گداز کے ساتھ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہوں اور یہ ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ میں قریب ہوں۔ اگر میں بعید ہوتا تو میں اس کی سجدے کی آہستہ آواز کو بھی کیسے سن سکتا۔ اور اگر میں بعید ہوتا تو اس کی گوشہ تنہائی میں بیٹھے ہوئے ہاتھ اٹھا کر یا قیام کی صورت میں آہستہ آواز والی دعا کیسے سن لیتا۔ میرا اس دعا کو سن لینا بتاتا ہے کہ میں اس کے قریب ہوں۔ دوسری جگہ ـــــ خدا تعالیٰ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ پاس ہونا تو الگ رہا جو انسان کی رگِ جان ہے ہم اس سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ وہ پاس ہی نہیں بلکہ انسان کے اندر بیٹھا ہوا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ پاس بیٹھنے والا صرف وہ آواز سنتا ہے جو منہ سے کہی جائے اور جو اندر بیٹھا ہو وہ وہ بات سنتا ہے جو دل سے کہی جائے۔ گویا خدا تعالیٰ نے نہ صرف قریب کی زیادہ تشریح کر دی کہ قریب کا مفہوم یہ ہے کہ رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہوں اور میں ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں خواہ وہ زبان سے کی گئی ہو یا دل میں کوئی خواہش پیدا ہوئی ہو۔ کیونکہ میرا اس سے تعلق ایسا قریب ہے کہ میں اس کے دل میں بیٹھا ہوں۔

بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے تو بڑے اضطراب سے دعائیں کی تھیں۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئیں۔ پھر یہ بات کس طرح درست ثابت ہوئی اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ بے شک الداع کے ایک معنے ہر پکارنے والے کے بھی ہیں مگر اس کے ایک معنے ایسے پکارنے والے کے ہیں جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور مراد یہ ہے کہ وہ بندے جو مجھے ملنے کے لئے اضطراب میں اور سب کچھ بھول جاتے ہیں اور مجھ سے صرف میرا قرب اور وصال چاہتے ہیں۔ میں ان کی دعا کو سنتا اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دیتا ہوں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا یہ میرے بارے میں سوال کرتے ہیں اس میں روٹی کا کہیں ذکر نہیں۔ نوکری کا کہیں ذکر نہیں بلکہ (صرف میرے متعلق) فرمایا ہے۔ عن الخبز یا عن الوظیفہ نہیں فرمایا۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کا قرب مانگے اور وہ اسے نہ ملے اسے تو بے شک اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن دوسروں کے لئے اس میں کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں۔

پھر اس کی عبارت ایسی ہے کہ اس سے اضطراب اور گھبراہٹ کی طرف خاص طور پر اشارہ پایا جاتا ہے۔ بعض مضامین الفاظ سے ظاہر نہیں ہوتے لیکن وہ عبارت میں پنہاں ہوتے ہیں اور یہی حالت یہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرے بندے میری طرف دوڑتے ہیں ان کے اندر ایک اضطراب اور عشق پیدا ہوتا ہے اور وہ چلاتے ہیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے تو تو ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح کے پکارنے والے کی پکار کو کبھی رد نہیں کرتا۔ بلکہ اسے ضرور سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ ایک دوسری جگہ ـــــ یہ مضمون ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی پوری کوشش کرتے ہیں ہمیں اپنی ذات ہی کی قسم ہے کہ ہم ضرور ان کو اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخش دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مذہب اور علم کے آدمی کو اپنا رستہ دکھانے کے لئے تیار رہتا ہے بشرطیکہ انسان اس کے لئے کوشش کرے اور اس کی دعا کو وہ ضرور سن لیتا ہے۔ باقی دعاؤں کی قبولیت میں وہ انسانی مصالح کو مدنظر رکھتا ہے۔ بعض دفعہ انسان جو چیز مانگتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے علم میں وہ اس کے لئے مہلک ہوتی ہے۔ پھر بعض دفعہ ملازمت ایک ہوتی ہے اور اسے مانگنے والے دو ہوتے ہیں اب ایک ملازمت دو کو تو نہیں مل سکتی۔ وہ لازماً ایک ہی کو ملے گی۔ مگر وہ چیز جس کے بانٹنے کے باوجود اس میں کوئی کمی نہیں آسکتی وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ باقی تمام اشیاء محدود ہیں اگر ایک چیز کے دو مانگنے والے سامنے آجائیں تو وہ لازماً زیادہ حق دار کو دی جائے گی۔ یا اگر وہ بغض ہو اور اس کا کوئی اور حق دار نہ ہو۔ پھر بھی وہ اپنے صاحبِ ایمان بندے کو نہیں دے گا کیونکہ وہ دوست سے دشمنی کیوں کر کر سکتا ہے اور کیسے ممکن ہے کہ جس چیز کے متعلق وہ جانتا ہے کہ آگ ہے وہ اپنے دوست کو دے دے۔ غرض سب دعاؤں کی قبولیت میں روکیں ہوتی ہیں۔ مگر ایک دعا ہے جس کے قبول ہونے میں کوئی روک نہیں اور جس کے لینے میں کوئی برائی نہیں دنیا کی ہر چیز میں برائی ہو سکتی ہے جیسے ـــــ کہ بعض نماز پڑھنے والوں کے لئے بھی ہلاکت ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے مانگنے میں کوئی ویل نہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کسی سے اس لئے نہ ملے کہ وہ ہلاکت میں نہ پڑے۔ یا اس لئے نہ ملے کہ خدا تعالیٰ کے وجود میں کمی نہ آجائے۔ جس طرح ہوا ہر ایک کے ناک میں جاتی ہے مگر اس میں کمی نہیں آتی اسی طرح خدا تعالیٰ ہر بندے کو مل سکتا ہے اور پھر بھی اس میں کمی نہیں ہوتی۔ سورج کی شعاعوں سے سب مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے مگر ان میں کوئی کمی نہیں آتی۔ چاند کی شعاعوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔ تم چاند کی روشنی میں بیٹھ کر گھنٹوں لطف اٹھاؤ مگر اس کا نور پھر بھی اتنے کا اتنا ہی رہے گا یہی حال خدا تعالیٰ کا ہے بلکہ خدا تعالیٰ تو ان سے بھی کامل ہے۔ ان چیزوں میں بھی ممکن ہو کوئی خصوصی کمی ہو جاتی ہو مگر خدا تعالیٰ میں اتنی بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے وہ اپنے بندوں سے کہتا ہے کہ تم میری طرف آؤ پھر تم دیکھو گے کہ تم کس طرح تیزی سے قدم مارتے ہوئے اس راستے پر چل پڑو گے۔ جس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور باوجودیکہ وہ غیر مرئی ہے۔ تم اس کو پالو گے اور اس کا وصال حاصل کر لو گے۔ درحقیقت اگر غور کیا جائے تو اس میں اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی روحانی ترقی اور بندوں اور خدا کے باہمی اتصال کے لئے تین تغیرات کا ذکر فرمایا ہے جن کے بغیر کوئی انسان خدا تعالیٰ تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا"

اعلان دار القضاء

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب بابت ترکہ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب

مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب دار الصدر ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام پلاٹ نمبر ۱۸/ق محلہ دار الصدر ربوہ الاٹ ہے۔ اب یہ قطعہ ان کے درج ذیل ورثاء کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

۱۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ " مرزا مظہر احمد صاحب (")
۴۔ محترمہ امۃ الحئی خان صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرم مرزا عمر احمد صاحب (بیٹا)
۶۔ " مرزا مظفر احمد صاحب (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

موت ہر وقت قریب ہے اور یہی زندگی دار العمل ہے۔ مرنے کے ساتھ ہی عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور جس وقت یہ زندگی کے دم پورے ہوئے پھر کوئی قدرت اور توفیق کسی عمل کی نہیں ملتی۔ خواہ تم کتنی ہی کوشش کرو۔ مگر خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کوئی عمل نہیں کر سکو گے اور ان گناہوں کی تلافی کا وقت جاتا رہے گا اور اس بدعملی کا نتیجہ آخر بھگتنا پڑے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوی سے حُسن سلوک

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسلام میں بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی جو تاکید کی گئی ہے وہ ظاہر وعیاں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیوی کے ساتھ خاوند کے حسنِ سلوک کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تم نے خدا اور اس کے رسول کو تو مان لیا اور ایمان کی نعمت سے بھی متمتع ہو گئے۔ لیکن حقوق عباد کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ تمہارے ان اعمال کو بھی دیکھے گا جو تم خدا کے بندوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بجالاتے ہو۔ اور ان اعمال میں بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو بہت نمایاں درجہ حاصل ہے حتی کہ تم میں سے خدا کی نظر میں بہتر انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے۔ لیکن چونکہ ہر شخص اپنے سلوک کو بزعم خود اچھا قرار دے سکتا ہے اس لئے اس انسانی غلط فہمی کے ازالے کے لئے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اچھے سلوک کا معیار تمہارا کوئی خود تراشیدہ قانون نہیں ہوگا۔ بلکہ اس معاملہ میں میرے نمونہ سے دیکھا جائے گا۔ کیونکہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔ اس ارشاد کے ذریعے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ازدواجی حقوق کو اتنے اعلیٰ معیار پر قائم فرما دیا ہے کہ وقتی رنجشوں کو چھوڑ کر جو بعض اوقات اچھے سے اچھے گھر میں بھی ہو جاتی ہیں۔ کوئی شریف بیوی کسی نیک کے گھر میں دکھ کی زندگی میں مبتلا نہیں ہو سکتی۔ اور حق یہ ہے کہ اگر عورت کو خاوند کی طرف سے سکھ حاصل ہو تو وہ دنیا کی ہر دوسری تکلیف کو خوشی کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اور اس سکھ کے مقابلہ میں کسی شریف عورت کے نزدیک دنیا کی کوئی اور نعمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی لیکن اگر ایک عورت کے ساتھ اس کے خاوند کا سلوک اچھا نہ ہو تو خاوند کی دولت بھی اس کے لئے لعنت ہے۔ اور خاوند کی عزت بھی اس کے لئے لعنت ہے۔ اور خاوند کی صحت بھی اس کے لئے لعنت ہے کیونکہ ان چیزوں کی قدر صرف خاوند کی محبت اور گھر کی سکینت کے میدان سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس بات میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد گھروں کی چار دیواری کو جنت بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ عورت بھی خاوند کی فرمانبردار اور اس کی محبت کی قدردان ہو۔ اور پھر خاوند بیوی کے اس اتحاد کا اثر لازماً ان کی اولاد پر بھی پڑتا ہے۔ اور اس طرح آج کی برکت گویا ایک دائمی برکت کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ یہ وہ سبق ہے جو آج سے ۱۴۰۰ سال قبل اس ملک میں اور اس قوم کے درمیان رہتے ہوئے دیا گیا جس میں عورت عموماً ایک جانور سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی اور پھر اس حکم کو دو ایسی باتوں کے ساتھ مربوط کر دیا جن کے بلند معیار تک آج بھی بظاہر ترقی یافتہ اقوام بھی نہیں پہنچ سکیں۔ اور نہ کبھی پہنچ سکیں گی۔ کیونکہ ان دو باتوں کے ساتھ مل کر عورت کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم اس ارفع مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔ جس کے اوپر اس میدان میں کوئی اور بلندی نہیں اول عورت کے ساتھ خاوند کا حسن سلوک صرف ضروری ہی نہیں ہے بلکہ دراصل حقوق العباد کے میدان میں مرد کا یہی وصف خدا کی نظر میں مرد کے درجہ اور مقام کا حقیقی پیمانہ ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ سلوک میں بہتر ہے وہی خدا کی نظر میں بہتر ہے۔

دوئم اس حسن سلوک کا معیار کسی شخص کی ذاتی رائے پر مبنی نہیں ہے کیونکہ اپنے منہ سے تو ہر شخص اپنے آپ کو اچھا کہہ سکتا ہے۔ بلکہ اس کا معیار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک اسوہ ہے پس صرف وہی سلوک اچھا سمجھا جائے گا جو اسی پاک اسوہ کے مطابق ٹھیک اترے گا۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) سید ممتاز احمد

اعلیٰ قسم کے گھوڑوں کی افزائش نسل

ایک مشہور قول ہے کہ مالکِ حقیقی نے دنیا میں دو حسین ترین جاندار پیدا کئے ہیں۔ ایک عورت اور دوسرا گھوڑا۔ گھوڑے کے حسن کو پہچاننے اور اس سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہونے کے لئے علم اور تجربہ حاصل کرنا پڑتا ہے یہ گتھی ابھی تک کسی نے نہیں سلجھائی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی عرب کے بدوؤں کو گھوڑوں میں افزائش نسل کے ذریعہ وہ تمام تر خوبیاں پیدا کرنی کس نے سکھلا دیں جو اس ترقی یافتہ دور میں بھی اعلیٰ ترین گنی جاتی ہیں۔

سترھویں اور اٹھارویں صدی کے دوران برطانیہ میں اچھے اور اعلیٰ جانور پالنے کا شوق شروع ہوا اور اس ملک نے اس علم میں اتنی ترقی کی کہ آج تک تقریباً ہر ملک میں ان کے ترقی یافتہ جانوروں کی نسلیں بڑی قیمت پر خریدی جاتی ہیں۔ اسی زمانہ میں ان کے پاس گھوڑوں کی کئی نسلیں تھیں لیکن وہ بھدی تھیں اور خوبصورت نہ تھیں چنانچہ ان کے ایک شہری نے عرب سے ایک گھوڑا خریدا جو اپنے مالک کے نام سے ڈارلے عربین (DARLEY ARABIAN) کہلایا۔ ایک دوسرے انگریز نے ترکی سے ایک گھوڑا خریدا جو اپنے مالک کے نام کی وجہ سے بائرلے ترک (BYARLEY TURK) کے نام سے موسوم ہوا۔ ایک تیسرا انگریز پیرس (فرانس) میں سیر کر رہا تھا۔ کہ اس کی نظر ایک نہایت خستہ حال گھوڑے پر پڑی جس کو ایک غریب فرانسیسی نے گاڑی میں جوت رکھا تھا۔ اس انگریز کا نام مسٹر گوڈولفن تھا (MR. GODOLPHIN) اور وہ گھوڑوں کا وسیع تجربہ رکھتا تھا۔ اس نے فوراً ہی ایک بڑی رقم دے کر یہ خستہ حال گھوڑا خرید لیا اور لے انگلستان لے آیا۔ جب ان تینوں نر گھوڑوں سے انگلستان میں موجود مادہ گھوڑوں سے افزائش نسل کی گئی تو جو جانور پیدا ہوئے ان کی جسامت تو انگریزی گھوڑیوں کی طرح بڑی تھی لیکن ان کے جسم سڈول، سر خوبصورت اور جلد ملائم بن گئی۔ جب انہیں دوڑایا گیا تو وہ انگریزی گھوڑوں پر ہر طرح سبقت لے گئے۔ چنانچہ انہوں نے انگلستان میں ایک سوسائٹی بنائی جس کے توسط سے ان تینوں نر گھوڑوں کی تمام نسل کا اندراج رجسٹروں میں ہونے لگا اور ان کا نام تھارو بریڈ (THOROUGH BRED) یعنی بہترین نسل رکھ دیا گیا۔ یہ نسل گھوڑ دوڑ میں تمام دنیا پر چھا گئی اور اتنی مقبول ہوئی کہ آج یہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اب خواہ آپ اس نسل کا گھوڑا آسٹریلیا میں دیکھیں، پاکستان میں، فرانس میں، جرمنی میں یا امریکہ میں ان تمام کا شجرہ نسب ان تینوں میں سے ایک نر گھوڑے کے ساتھ جا ملے گا۔

اس کے بعد عرب گھوڑے اس قدر مقبول ہو گئے کہ تمام ترقی یافتہ ممالک میں خالص عربی النسل گھوڑوں کی مانگ بڑھ گئی اور لوگوں نے جزیرہ نما عرب، ترکی، مصر، عراق اور اردن سے عرب نسل کے گھوڑے خرید کر اپنے اپنے ملکوں میں خالص عربی گھوڑوں کی نسل کشی شروع کر دی اسی اثناء میں عرب گھوڑوں کے بہت سے پرستار پیدا ہو گئے۔ ان میں ایک کارل نامی جرمن تھا جو عرب کے ایک قبیلہ کے سردار کے پاس گیا اور اس قبیلہ کا رکن بن گیا۔ سال ہا سال وہ اس قبیلہ کے ساتھ رہا اور ان کی جنگوں میں ان کے ساتھ حصہ لیتا رہا اس نے تمام عرب گھوڑوں کا غور سے مطالعہ کیا اور برسوں کی محنت کے بعد اس نے واپس آ کر ایک کتاب لکھی جس کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا۔ اس کتاب کا انگریزی نام BLACK TENTS OF ARABIA ہے اس کتاب کے ذریعہ پہلی بار دنیا پر انکشاف ہوا کہ عربی نسل کے گھوڑوں میں تین الگ الگ قسمیں ہیں۔ ایک نسل طاقت میں مشہور ہے۔ ایک برق رفتاری میں اور تیسری حسن کا پیکر ہے بہرحال تینوں نسلیں نہایت اعلیٰ نسل کشی کا نمونہ ہیں اور بطور سواری کے جانور کے تمام دیگر گھوڑوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اسی طرح ایک نہایت اعلیٰ اور امیر خاندان کی انگریز لڑکی عرب گئی اور ایک قبیلہ کے سردار کی بیٹی بن گئی۔ بہت عرصہ وہاں قیام کے بعد اور عربی نسل کے گھوڑوں کا وسیع تجربہ حاصل کرنے کے بعد وہ انگلستان آ کر LADY WENTWORTH مشہور ہوئی۔ اس

باقی اسی صفحہ کے کالم ۲ پر

بقیہ: کالم ۴ سے آگے

نے انگلستان میں عربی نسل کے گھوڑوں کا سٹڈ (STUD) یعنی نسل کی افزائش گاہ قائم کی۔ اس کی وفات پر اس STUD کے گھوڑے نیلام ہوئے جن میں دس عدد پاکستانی فوج نے خرید لئے جو میرے پاس ریماؤنٹ ڈپو مونہ گجرات میں ۱۹۵۸ء میں آئے جن کی نسل کشی اب بھی جاری ہے۔

(المصلح کراچی ۳۰ اپریل ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ۔۔۔ نون ۔ سین

سابق صدر افغانستان کو انتباہ

افغانستان کے عبوری صدر برہان الدین ربانی نے سابق افغانی صدر ڈاکٹر نجیب اللہ سے کہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو عدالت کے سامنے پیش کر دیں۔ یہ خبر تہران کے ریڈیو نے نشر کی ہے۔

پروفیسر برہان الدین نے اقتدار سنبھالنے سے پہلے بھی کہا تھا کہ ڈاکٹر نجیب اللہ اور وہ لوگ جنہوں نے تشدد کی کارروائیاں کی تھیں اور لوگوں کی زندگی اجیرن کر رکھی تھی انہیں کسی صورت بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ اور خصوصی عدالت کے ذریعے ان کے متعلق فیصلہ کروایا جائے گا۔

پروفیسر ربانی نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت علماء اور دانشوروں کی ایک کمیٹی مقرر کرے گی جو افغانستان کے دستور کا ڈرافٹ تیار کرے گی۔ ان کی حکومت کی ترجیحات جیسا کہ انہوں نے بتائی ہیں یہ ہیں کہ افغانستان میں امن کا قیام ہونا چاہیئے اور ملک کے حفاظتی اقدامات کو استحکام ملنا چاہیئے۔ اور لوگوں کو روزگار چلانے کے لئے انہیں نوکریاں مل جانی چاہئیں۔ انہوں نے متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ مجاہدین جو کابل میں موجود ہیں۔ اپنے اسلحہ کو حکومت کے حوالے نہیں کر دیتے تو انہیں شہر سے باہر نکال دیا جائے گا اور یہ کام سرکاری فوج کرے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسی قسم کی دخل اندازی برداشت نہیں کی جائے گی۔ "ہم اپنے اندرونی معاملات کو خود ہی نبٹائیں گے" پروفیسر برہان الدین نے ہمسایہ ملکوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کرنا چاہتے ہیں۔

ماسکو کے ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ افغانستان اس وقت انتہائی مشکل وقت میں سے گذر رہا ہے۔ کیونکہ زراعت کا انتظام بہتر نہ ہونے کی وجہ سے خورونوش کی اشیاء آسانی سے میسر نہیں آسکیں گی۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جو افغانی واپس افغانستان پہنچ رہے ہیں انہیں بہت سے مصائب درپیش ہیں اور چونکہ ان کے اپنے گھر بار ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں۔ اس لئے ان کی سب سے پہلی ضرورت ان کے سروں پر چھت کا ہونا ہے۔

جی۔ سیون

میونخ۔ جرمنی میں گذشتہ روز دنیا کے سات بڑے صنعت کار ملکوں جنہیں جی۔ ۷۔ کہا جاتا ہے کا اجلاس ہوا۔ اس سے پہلے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل کو ایک خط لکھا جس میں ان کی اور ان کے ساتھیوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ مشرقی یورپ اور سابق سوویت یونین کی ریاستوں کی مدد کرتے ہوئے انہیں دنیا کے دیگر غریب ممالک کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ چانسلر ہلمٹ کوہل اس میٹنگ کے میزبان ہیں۔ بطروس غالی نے کہا کہ انہیں اس بات کا احساس ہے کہ ان ممالک کے لئے فیصلے خاصے مشکل ہیں۔ کیونکہ مشرقی یورپ اور سابق سوویت یونین کی ریاستوں کی امداد انتہائی ضروری ہے۔ اور یہ امداد جلد از جلد پہنچائی جانی چاہیئے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ان تمام باتوں کے باوجود میں ترقی پذیر ممالک کا ذکر کروں گا۔ اور ان صنعت کار ممالک سے یہ کہنا پسند کرونگا کہ ان کا جھکاؤ صرف ایک ہی طرف نہیں ہو جانا چاہیئے۔ بطروس غالی نے کہا کہ ترقی پذیر ممالک کے جو مسائل ہیں ان کا حل کرنا بھی عالمی برادری کی خوشحالی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جی۔ ۷ یعنی بڑے بڑے صنعت کار ممالک ہیں امریکہ۔ کینیڈا، فرانس۔ اٹلی، جرمنی جاپان اور برطانیہ شامل ہیں۔ صدر بش نے امریکہ کی اس تنظیم کی ممبر شپ کی سفارش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ روس کو بھی جی۔ ۷ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ جس کا مطلب ہے کہ وہ اب اسے بھی جی۔ ۸ بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن جاپان نے اس بات پر سختی سے اعتراض کیا ہے کہ روس کو اس تنظیم کا رکن بنایا جائے۔

بطروس غالی نے مزید کہا کہ تیسری دنیا کے ممالک کو جو خطرات درپیش ہیں وہ دراصل عالمی برادری کو اپنے ہی خطرات سمجھنے چاہئیں اور ان پر اسی ہمدردی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے جس سے وہ اپنے ممالک کے مسائل پر غور کرتے ہیں۔ انہوں نے افریقہ کا بھی خاص طور پر ذکر کیا اور کہا کہ جتنی جلدی ان مسائل کو حل کیا جا سکے اتنا ہی عالمی برادری کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

بنگلہ دیش۔ جرنیلوں کی برطرفی

بنگلہ دیش کی حکومت نے چھ فوجی جرنیلوں کو گذشتہ روز ملازمت سے برطرف کر دیا یہ اس پروگرام کا حصہ ہے جس کے ذریعے سابق صدر حسین محمد ارشاد کے قریبی جرنیلوں کو برطرف کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے پانچ جرنیل تو ملائشیا، رومانیہ، جرمنی، برازیل اور ترکی کے سفیر تھے۔ چھٹا بنگلہ دیش رائفلز کا کمانڈر تھا۔ اسکی نفری تیس ہزار ہے اور اس کا کام سرحدوں کی حفاظت ہے۔ یہ جرنیل اور بعض دیگر اس گروہ میں شامل تھے۔ جسکی سربراہی ارشاد کرتے تھے جنہوں نے نو سال تک بنگلہ دیش پر اپنا اقتدار قائم رکھا اور جو دسمبر ۱۹۹۰ء میں احتجاجی مظاہروں کے بعد معزول کئے گئے تھے۔ اس وقت ارشاد تیرہ سالہ سزا کاٹ رہے ہیں۔ ان کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے غیر قانونی طور پر اسلحہ رکھا۔ مالی معاملات میں گھپلا کیا۔ ان کے علاوہ بھی ان پر کچھ الزامات ہیں۔ جن کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا۔ جو جرنیل برطرف کئے جا رہے ہیں ان سے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ حسین محمد ارشاد کے لنگوٹئے یار تھے۔ اور اسلئے بیگم خالدہ ضیاء کے لئے یہ لازمی ہو گیا تھا کہ ان سے اپنا پیچھا چھڑائے۔ ایسا نہ ہو کہ عوام الناس یہ تاثر لیں کہ جو لوگ حسین محمد ارشاد کے ساتھ تھے وہی اب بیگم خالدہ ضیاء کے ساتھ ہیں۔ گذشتہ روز حکومت نے میجر جنرل محمود الحسن کو بھی برطرف کر دیا۔ اور انہیں وزارت خارجہ میں لاکر کسی بیرونی ملک میں سفارت کاری کی ذمہ داری دی جا رہی ہے۔

پاکستانی سفارت خانے

بتایا گیا ہے کہ اگرچہ اقوام متحدہ کے ۱۷۰ ملک رکن ہیں ان میں سے صرف ۷۰ ممالک ایسے ہیں جن میں پاکستان کے ریذیڈنٹ مشنز موجود ہیں۔ وزارت خارجہ کے منسٹر آف سٹیٹ نے یہ بات ایک سوال کے جواب میں سینیٹ میں بتائی وزیر موصوف نے کہا کہ ۶۶ مزید ممالک کی دیکھ بھال انہیں ریذیڈنٹ مشنز کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ۷۰ ممالک میں ریذیڈنٹ مشنز موجود ہیں۔ اور ۶۶ ممالک ایسے ہیں جن کی دیکھ بھال ان میں سے کسی نہ کسی ریذیڈنٹ مشن کے سپرد ہے۔ ان کے علاوہ ۳۳ ممالک ایسے ہیں جہاں پر پاکستان کا کوئی سفارتی نمائندہ موجود نہیں ہے۔ بیرونی ممالک میں سفارت خانوں میں کام کرنے والے کل افراد کی تعداد ۱۹۶۶ ہے جن میں سے ۲۷۰ افسر رینک کے ہیں اور ۷۴۲ ایگزیکٹری سٹاف اور ۹۵۴ مقامی افراد ان سفارت خانوں میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان سفارت خانوں میں بیرونی ممالک کے ۵۲۸ افراد کی تقرریاں ہوئی ہیں۔

سندھ اسمبلی

پی۔ ڈی۔ اے۔ نے مطالبہ کیا ہے کہ سندھ اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے۔ اس سلسلے میں سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر حسین شاہ نے صدر، وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف سے ملاقاتیں کی ہیں صدر نے انہیں یقین دلایا ہے کہ جیسا کہ وہ کہہ رہے ہیں۔ اگر اسمبلی میں ان کی اکثریت رہی اور جب تک رہی وہاں کے سٹ اپ کو چھیڑا نہیں جائے گا۔ اور اسمبلی کو قائم رکھا جائے گا۔

ایم کیو ایم کے اراکین کی وجہ سے ان کی اکثریت قائم تھی اور اب نہیں کہا جا سکتا کہ سید مظفر حسین شاہ کیسے اور کب تک اپنی اکثریت قائم رکھ سکیں گے اگر اکثریت قائم نہ رہی تو ایک اور وزیر سے ملاقات کے دوران صدر نے کہا ہے کہ دوبارہ انتخابات کروائے جائیں گے۔ کیونکہ جمہوریت کے قیام اور اس کے تسلسل اور استحکام کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی ایسا مسئلہ پیش آئے انتخابات کے ذریعے اسے حل کیا جائے۔

سید مظفر حسین شاہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ایم کیو ایم کے اراکین کے استعفوں کے باوجود ان کی اکثریت قائم ہے اگر واقعی ایسا ہوا تو ان کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ منظور نہیں ہو سکے گا۔ لیکن پی۔ ڈی۔ اے۔ نے اسمبلی کا اجلاس بلانے کی درخواست کرکے لوگوں کو اس شک میں ڈال دیا ہے کہ سید مظفر حسین شاہ کی پارٹی اقلیتی ہو گئی ہے اتحاد قائم نہیں رہ سکا اور اس لئے ان کی حکومت بھی اب قائم نہیں رہ سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن — یاد رفتگان

مکرم انوار الحسن صاحب

میرا بیٹا عزیز انوار الحسن ۲۷ مئی ۹۲ء کو کوئٹہ سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع شہر چمن میں بعمر ۲۴ سال ۸ ماہ بقضائے الٰہی دل کے عارضہ سے اچانک وفات پا گیا۔

عزیزم گذشتہ مارچ ۹۲ء سے چمن کے ایک قومی ادارہ کے پرائیویٹ سکول میں پرنسپل کی ڈیوٹی پر تعینات تھا۔

عزیزم ۸۴ء سے دل کے عارضہ کا مریض تھا۔ سکول کے سٹاف کو آگاہ کر رکھا تھا کہ اگر اچانک میرا حادثہ ہو جائے تو مجھے ملتان بلکہ ربوہ پہنچانا ہے۔ کیونکہ میری وصیت ہے۔

عزیزم ۲۷ مئی ۱۰ بجے قبل دوپہر کلاس میں پڑھا رہا تھا۔ اچانک دل کا حملہ ہوا اور جان جانِ آفرین کے حوالے کر دی۔ سارے سٹاف میں گھبراہٹ طاری ہو گئی۔ مگر جلد ہی ایک معلمہ نے ہوش و حواس سے کام لیتے ہوئے امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ مکرم احسان الحق صاحب ایڈووکیٹ سے فون پر رابطہ کر کے حالات سے آگاہ کیا امیر صاحب نے کوئٹہ سے ایمبولینس روانہ کر دی اور تابوت کی تیاری شروع کروا دی۔

سکول سٹاف کی متعدد معلمات چمن سے کوئٹہ اس غرض سے پہنچیں کہ ہم ملتان تک ہمراہ جائیں گی۔ مگر محترم احسان الحق صاحب امیر جماعت کوئٹہ نے انہیں ملتان جانے سے روک دیا کہ ملتان تک کا راستہ ان دنوں غیر محفوظ ہے۔

عزیزم کے لئے تابوت کی تیاری نہایت ہی تنگ وقت میں جس کے دیکھنے سے احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ اور خصوصاً محترم امیر صاحب جماعت کوئٹہ کے انسانی جذبۂ محبت کا ثبوت صرف ٹپک ہی نہیں رہا تھا بلکہ جذبۂ محبت ابلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ مزید اس سے بڑھ کر سو فیصد اجنبیت کے باوجود صرف اور صرف احمدیت کے ناطہ سے منسلک ہونے کی بناء پر محبت الفت اور یگانگت اور اتحاد کی ایک غیر معمولی مثال قائم کی ہے جو اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہے۔

خاکسار احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ اور امیر جماعت کوئٹہ محترم احسان صاحب اور چمن سے ہمراہ آنے والی معلمات جو عزیزم کے تابوت کے ہمراہ آخری منزل تک الوداع کہنے کے ارادہ سے کوئٹہ پہنچی تھیں۔ گو وہ خاص غیر محفوظ حالات کی وجہ سے آخری منزل تک نہ پہنچ پائیں کا شکریہ ادا کرتا ہے

میں اپنے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر ہی نہیں سکتا جس نے محض اپنے فضل سے ایک دُور دراز علاقہ سے نہایت ناساعد حالات کے باوجود عزیزم کے جسدِ خاکی کو نہایت اچھی اور قابلِ تعریف حالت میں منزلِ مقصود پر پہنچایا (سب تعریف اللہ کو ہے) بعد اس کے معلمات سکول چمن جنہوں نے اپنی انسانی

باقی ص ۷ پر

بقیہ: کالم ۴ سے آگے

سورج مکھی پر بھی بہت سے حشرات حملہ کرتے ہیں۔ اس لئے اس بات کا خاص دھیان رکھیں اور فصل پر مسلسل نظر رکھیں اور اگر کسی خاص کیڑے مثلاً سفید مکھی تیلا یا دیگر سنڈیوں کا حملہ نظر آئے تو فوراً محکمہ زراعت کے عملہ سے رجوع کریں اور ان کے مشورہ سے مناسب دوائی کے سپرے کا بندوبست کریں۔

ہمارے ملک میں جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں ان میں سے اکثر کیڑوں اور پودوں کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ انسانوں کے لئے بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہیں۔

اس لئے دوائی کے استعمال سے پہلے اس کے متعلق اچھی طرح معلومات حاصل کر لینا بہت ضروری ہوتا ہے۔ بوتل یا ڈبے پر تحریر ہدایات پر سختی سے عمل کریں اور حادثے کی صورت میں فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ جب پھولوں کی پشت زرد اور پتیاں بادامی ہو جائیں تو پھولوں کو کاٹ لیں۔ چار پانچ دن تک ان کو دھوپ میں ڈال کر سکھائیں۔ اچھی طرح خشک کرنے کے لئے پھولوں کو ایک پتلی تہہ کی صورت میں زمین پر پھیلا دیں۔ ان کی بڑی بڑی ڈھیریاں نہ لگائیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے نچلے پھول گل سڑ جاتے ہیں۔ سکھانے کے بعد مقدار کے مطابق خشک پھولوں پر ٹریکٹر چلا کر یا تھریشر سے یا کمبائن سے بیج کو الگ اور صاف کیا جا سکتا ہے اگر فصل زیادہ رقبہ پر کاشت کی گئی ہو تو اس کو کھیت میں چند دن مزید رہنے دیں۔ تاکہ پودے کے پتے سوکھ جائیں اور پھر کمبائن ہارویسٹر استعمال کریں یا کاٹے ہوئے پھول تھریشر یا کمبائن میں ڈال کر دانے نکال لیں۔

سید ظہور احمد شاہ — زراعت

سورج مکھی کی کاشت اور نگہداشت

سورج مکھی کی موسم خزاں کی فصل یکم جولائی سے ۱۵؍ اگست تک کاشت کی جاتی ہے۔

سورج مکھی کی فصل کے لئے بھاری میرا زمین کو ترجیح دینی چاہیئے۔ نمی کو زیادہ دیر تک برقرار رکھنے والی زمین اس فصل کے لئے نہایت مناسب ہوتی ہے۔ زمین کو تیار کرتے کے سلسلے میں زمین پلٹنے والا ہل استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر یہ عمل دو بار ہو سکے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کے بعد کلٹیویٹر چلا کر سہاگہ دیں تاکہ کھیت ہموار ہو جائے اور زمین میں زیادہ نمی رکھنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہو۔

کپاس کی طرح سورج مکھی کو بھی قطاروں میں کاشت کرنا از حد ضروری ہے۔ تاکہ پودوں کی تعداد کو کنٹرول کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ قطاروں میں کاشت کرنے سے گوڈی کرنے اور مٹی چڑھانے کا عمل بھی آسان ہو جاتا ہے۔ جو کہ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے نہایت ضروری عمل ہے۔ قطاروں کا آپس میں فاصلہ ۷۰ سنٹی میٹر ہونا چاہیئے اور پودوں کا آپس میں فاصلہ ۲۲ سے ۲۵ سنٹی میٹر ہونا چاہیئے۔ بارانی علاقوں میں یہ فاصلہ ۲۵ سے ۳۰ سنٹی میٹر ہونا چاہیئے۔ سورج مکھی کے پودوں کی تعداد نہری علاقوں میں ۲۰ سے ۲۵ ہزار پودے اور بارانی علاقوں میں ۱۵ تا ۲۰ ہزار پودے ہونی چاہیئے۔ نہری علاقوں میں پہلے پانی سے قبل پودوں کی چھدرائی کر کے مطلوبہ تعداد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

فصل کی بوائی تر وتر میں کریں۔

بوائی کے لئے عام پوریا ایک قطار کپاس ڈرل یا چار قطار کپاس ڈرل استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس طرح فصل کاشت کرنے سے گوڈی کرنے اور مٹی چڑھانے میں آسانی رہے گی اور کام آسان اور جلدی ہو سکے گا۔ اگر کپاس ڈرل مہیا نہ ہو تو گندم کاشت کرنے والی ڈرل بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ ایک پور کے بعد دو پور کاغذ یا کپڑا لگا کر بند کر دیں۔ اس طرح قطاروں کا فاصلہ ۷۰ سنٹی میٹر مل سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جڑی بوٹیوں کی تلفی کے بغیر کوئی فصل کامیابی سے کاشت برداشت نہیں کی جا سکتی۔ ویسے بھی یہ کوئی عقلمندی کی بات معلوم نہیں ہوتی کہ فصل پر بیج کھاد پانی سپرے وغیرہ کے تمام اخراجات برداشت کرنے کے بعد ان سب عوامل میں سے کم یا زیادہ حصہ ناخواستہ جڑی بوٹیاں لے جائیں اور آپ کی کاشتہ فصل بلاوجہ اپنے حصہ سے محروم رہ جائے۔ اس لئے اگر آپ نے بھرپور فصل حاصل کرنی ہے تو ضروری ہے کہ اس فصل میں بھی جڑی بوٹیوں کی تلفی کو انتہائی ضروری اور بنیادی عمل کا درجہ دیں۔ سورج مکھی میں جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لئے پہلی گوڈی پہلا پانی لگانے سے پہلے کریں اور دوسری گوڈی ضرورت کے مطابق پہلا یا دوسرا پانی لگانے کے بعد کریں۔ اور اسی عمل میں پودوں کی جڑوں کے ساتھ مٹی چڑھا دیں۔

نہری علاقوں میں کھاد کا استعمال اس طرح کریں کہ بوقت کاشت ایک بوری ڈی۔اے۔پی اور ایک بوری یوریا فی ایکڑ ڈالیں۔ لیکن اگر آپ کی زمین تھوڑی مقدار میں کلر کا اثر رکھتی ہے تو پھر کاشت کے وقت ۳ بوری سنگل سپر فاسفیٹ اور ۲ بوری ایمونیم نائٹریٹ استعمال کریں۔ اس کے بعد پہلے پانی کے ساتھ ۲ بوری ایمونیم نائٹریٹ استعمال کریں۔ اور اگر آپ کو یہ علم ہو کہ آپ کی زمین میں پوٹاش کی کمی ہے تو وہاں ایک بوری سلفیٹ آف پوٹاش بھی بوقت کاشت ڈالیں۔ اور اس کے بعد پھول نکلنے سے ایک ہفتہ پہلے ایک بوری یوریا فی ایکڑ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

اسی طرح بارانی علاقوں میں بوقتِ کاشت ½۱ بوری یوریا اور ۲ بوری سنگل سپر فاسفیٹ فی ایکڑ کا استعمال کریں یا ان دونوں کھادوں کی بجائے ۲ بوری نائٹروفاس فی ایکڑ کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ بارانی علاقوں میں تمام کھادیں بوقت کاشت ڈال دی جائیں۔

خزاں کی فصل کے لئے نہری علاقوں یا ٹیوب ویل سے سیراب زمینوں میں پانچ یا کم از کم چار پانی ضرور دیں۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔

پہلا پانی فصل کی روئیدگی کے ۱۵ دن بعد دوسرا پانی پہلے پانی سے ۱۰ یا ۱۵ دن بعد تیسرا پانی اس وقت دیں جب پھول نکلنے شروع ہو جائیں۔ چوتھا پانی جب بیج بننا شروع ہو جائیں۔ اور پانچواں پانی فصل پکنے سے پہلے بوقت ضرورت دیں۔

باقی اسی صفحہ کے کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہائکنگ کلب پاکستان

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی اللہ کے فضل سے ہائکنگ کلب کی سرگرمیاں زور و شور سے جاری ہیں۔ یہ کلب اپنے ممبرز کو جماعت کی اعلیٰ روایات۔ اور outward bounds کی مخصوص فلاسفی کے تحت مثبت اور صحت مند تفریح مہیا کرتا ہے۔

کلب اپنے ممبرز کو مندرجہ ذیل سہولتیں مہیا کرتا ہے۔
۱۔ ہائکنگ/ٹریکنگ کے متعلق معلومات اور رہنمائی۔
۲۔ ہائکنگ پروگرام تشکیل دینا۔

یہ پروگرام عام طور پر ۸ دن کا ہوتا ہے اور اس کی فیس -/۹۸۰ روپے ہے۔ اس میں کلب کی طرف سے مندرجہ ذیل سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔
— پشاور میں قیام و طعام۔
— ۸ دنوں کا مکمل سفر خرچ۔
— دوران ہائکنگ، توانائی کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اعلیٰ خوراک کا انتظام
— ہائکنگ کے لئے ضروری سامان مہیا کرنا (مثلاً رک، سیک، سلیپنگ بیگ، میٹرس، ٹینٹ وغیرہ)
— ہر گروپ کے ساتھ کلب کی طرف سے ایک تجربہ کار لیڈر جائے گا۔

۳۔ تجربہ کار ہائیکرز کو ایڈوانس اور لیڈرشپ کورسز کروائے جاتے ہیں۔

پروگرام سال ۱۹۹۲ء

۲۶-۱۹ جون	M-1	لیڈرشپ کورس	یہ کورس کروایا جا چکا ہے۔ اس میں مستقبل کے لئے لیڈرز تیار کئے جاتے ہیں۔ ۸ ممبرز اور ۲ انسٹرکٹرز نے شرکت کی۔
۱۰-۲ جولائی	TK-3	رتی گلی	گروپ گیا ہوا ہے۔
۱۸-۱۱ جولائی	TK-4	نیات گلی/رتی گلی۔	
۳۱-۲۰ جولائی	TK-5	دیو سائی پلین	یہ ۱۲ دنوں کا کورس ہے جسکی فیس ۱۷۰۰ روپے ہے۔
۱۰-۲ اگست	TK-6		
۱۸-۱۱ اگست	TK-7		
۱۵-۱۳ اگست	SP-1	PUSHING THE LIMITS	
۶-۲۵ اگست/ستمبر	HT-2	مزینو پاس	یہ ۱۵ دن کا کورس ہے جس کی فیس -/۳۰۰۰ روپے ہے۔
۱۸-۱۰ ستمبر	ML-2	لیڈرشپ کورس	فیس -/۱۱۰۰ روپے ہے۔

کلب سپیشل پروگرام

۱۵-۱۳ اگست SP-1 Pushing The Limits ۳ دن فیس -/۵۵۰ روپے

اس پروگرام کا مقصد ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ۷۰ کلومیٹر کا ایک ٹریک طے کرنا ہے اور ۵۰۰۰ فٹ چڑھ اور اتنا ہی اتر کر Physical & mental stamina کی انتہائی حدود کو آزمانا ہے۔ پروگرام: ۱۳/۸ کو ناران سے آگے باٹا کنڈی پہنچیں گے۔ ۱۴ اگست کے آغاز میں رات ۱۲.۰۰ بجے سفر شروع کریں گے اور بانس گلی (۱۴۵۰۰ فٹ) کراس کرتے ہوئے پھر دریائے کنہار کے ساتھ واپس باٹا کنڈی رات ۱۲.۰۰ بجے تک آپہنچیں گے۔ ۱۵/۸ کو واپسی ہوگی۔ صرف تجربہ کار ہائیکرز شامل ہو سکتے ہیں۔

مزینو پاس

یہ دنیا کے بلند ترین دروں (۱۷،۹۴۰ فٹ) میں سے ایک اور نانگا پربت کے بالکل ہمسائے میں ہے۔ جو بلند اور خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ Technical بھی ہے۔ صرف تجربہ کار ہائیکرز شامل ہو سکتے ہیں۔

جماعت کے تمام نوجوان صرف -/۲۵ روپے میں کلب کے سالانہ ممبر بن سکتے ہیں۔ کورسز میں بکنگ بہت جلد جلد ہو جاتی ہے اس لئے اگر آپ شامل ہونے کے خواہشمند ہیں تو فوراً رابطہ کریں۔

رابطہ کے لئے:
محمد جمیل خان
Secratary operation
ہائکنگ کلب پاکستان
جی پی او بکس ۱۱۱۸، پشاور فون ۲۱۶۲۱۴ (۰۵۲۱) The Hiking club Pakistan.

بقیہ: ص۱ سے آگے

سکتا۔ تو پھر بدی کہاں اور کیسے ممکن ہے کہ سرزد ہو۔ غفلت کو چھوڑ دو۔ کیونکہ غفلت گناہوں کی جڑ ہے۔ ورنہ اگر غفلت اور خدا کی صفات سے بے علمی اور بے ایمانی نہیں تو کیا وجہ ہے کہ خدا کو قادر مقتدر اور احکم الحاکمین علیم و خبیر اور اخذ شدید والا مان کر اور یقین کر کے بھی اس سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ حالانکہ اپنے معمولی دوستوں آشناؤں، حاکموں اور شرفاء کے سامنے جن کا نہ علم ایسا وسیع اور نہ ان کی طاقت اور حکومت خدا کے برابر۔ ان کے سامنے بدی کا ارتکاب کرتے ہوئے رکتا ہے اور خدا سے لاپرواہ ہے اور اس کے سامنے گناہ کئے جاتا ہے۔ اس کی اصل وجہ صرف ایمان کی کمی اور صفات الٰہی سے غفلت اور لاعلمی ہے۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

بقیہ: ص۶ سے آگے

ہمدردی اور فرض شناسی کا ثبوت دیا۔
اور احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ خصوصاً امیر جماعت کوئٹہ محترم احسان الحق صاحب جنہوں نے انسانی ہمدردی کی جماعت احمدیہ کی سابقہ روایات کو (باوجود اجنبی ہونے کے) چار چاند لگا دیئے۔ جنہوں نے میری موجودہ اور آنے والی نسلوں کو زیر احسان کر دیا۔ پس میں اپنی طرف سے اپنے جملہ عزیزان کی طرف سے۔ نیز عزیزم کی اہلیہ اور بچگان کی طرف سے شکریہ کے وہ الفاظ نہیں پاتا۔ جن الفاظ سے ہم جملہ احباب کا شکریہ ادا کر سکیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جملہ احباب کو اس دنیا میں اور عالم آخرت میں اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

بقیہ: اخبار احمدیہ سے آگے

عفت ارشد کے پتہ کا آپریشن CMH لاہور میں ۱۵ جولائی ۹۲ء کو ہوا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ آپریشن کے بعد عزیزہ روبصحت ہے

مورخہ ۱۸ جولائی ۹۲ء کی صبح کوئٹہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خاکسار کے بیٹے عزیزم کرنل عبدالباسط خاں کی اہلیہ عزیزہ شاہدہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے CMH کوئٹہ میں داخل ہیں۔ ابھی چند دن مزید داخل رہ کر زیر علاج رہیں گی۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

مکرم ڈاکٹر احمد عمران صاحب ابن مکرم محمد فاروق صاحب کا نکاح محترمہ نویدہ میر صاحبہ بنت مکرم محمد اکرم میر صاحب، ساکن سمن آباد لاہور کے ساتھ ۱۹ جون بروز جمعہ مکرم چوہدری حمید نصراللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے لاہور میں پڑھا۔
احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت معلمین

نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں چند معلمین کی ضرورت ہے جس کے لئے میٹرک پاس ہونا شرط ہے۔ لہٰذا جو دوست خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں وہ اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف اور امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر مقامی میں ارسال فرمائیں۔

ہمارے بعض کرم فرما نہایت التزام کے ساتھ ہمیں مختلف اخبارات کے تراشے ارسال کرتے رہتے ہیں اس نوٹ کے ذریعہ ہم ایسے تمام کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دیگر دوستوں سے بھی گذارش کرتے ہیں کہ وہ بھی جماعت کی دلچسپی سے تعلق رکھنے والے تراشے ہمیں ضرور بھیجیں۔ تراشوں کی تعداد کبھی بھی ضرورت سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ ہر تراشہ شائع کیا جا سکے۔
(ادارہ)

جدید فیشن کے ساتھ روایتی زیورات
شریف جیولرز
فون دکان: ۶۴۹ - رہائش: ۷۱۷
اقصیٰ روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ حکومت نے غیر ہنرمند کارکنوں کی تنخواہ یکم جولائی سے 15 سو روپے مقرر کر دی ہے۔ اس کے علاوہ سکیل نمبر 1 سے لے کر سکیل نمبر 16 تک کے سرکاری ملازموں کو ایک سو روپیہ کی عبوری امداد دے گی۔ اس کا اطلاق سرکاری کارپوریشنوں خود مختار اور نیم خود مختار اداروں کے ملازمین، سرکاری بینکوں اور مالیاتی اداروں کے ملازمین پر بھی ہوگا۔ طبی سہولتوں کا دائرہ کار بڑھا دیا گیا ہے۔ موت یا معذوری کی صورت میں معاوضے کی شرح ایک لاکھ روپے مقرر کر دی گئی ہے۔

○ ایک اعلیٰ فوجی شخصیت نے جمعہ کی شب اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے بعض اہم انکشافات کئے انہوں نے کہا کہ الذوالفقار کے 592 ایجنٹ سندھ کی علیحدگی کے لئے سرگرم ہیں۔ یہ بات بیگم نصرت بھٹو جانتی ہیں لیکن محترمہ بے نظیر بھٹو نہیں جانتیں۔ انہوں نے کہا کہ بائے جی شریف سے ہم نے ایم پی اے خان چاچڑ کے بیٹے کو گرفتار کیا تو وزیر اعلیٰ نے ان کی سفارش کی۔ ہم نے کہا کہ صبر کریں یہ کیسے ڈاکو پکڑوائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے سلیم شہزاد، جاوید لنگڑا، اشفاق چیف اور صفدر باقری ہمیں درکار ہیں باقی کسی سے کوئی سروکار نہیں۔ سید غوث علی شاہ کی بھی شکایت ملی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تمام گرفتاریاں کرنے پر سندھ کی حکومت ختم ہو جائے گی۔

○ "سندھ کے شہری علاقے کو جناح پور یا اردو دیش بنانے کے ثبوت مل گئے ہیں۔ حقیقی گروپ بھی تصویر کا دوسرا رخ ہے" اعلیٰ فوجی شخصیت نے کہا کہ عوام الطاف کا اصل چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں۔

○ الطاف حسین نے نواز شریف سے بات چیت کرنے سے انکار کر دیا ہے وہ پاکستان بھی نہیں آئیں گے۔

○ سول جج کے خلاف لاہور میں وکلاء نے مکمل ہڑتال کی انصاف کی تلاش میں آنے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

○ نابینا قاری سکینڈل میں ملوث وزیر اعلیٰ بلوچستان کے مشیر تاج شاہ کو برطرف کر دیا گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم نے کشمیر کے مسئلے پر امریکہ میں پاکستانی سفیر سیدہ عابدہ حسین کے بیان پر احتجاج کرتے ہوئے سوال کیا ہے کہ وہ پاکستان کی سفیر ہیں یا بھارت کی؟

○ پی ڈی اے کے ائیر مارشل اصغر خان نے اعلان کیا ہے کہ 30 ۔ جولائی کے بعد عوامی اجتماعات میں استعفے پیش کئے جائیں گے۔

○ امریکہ میں پاکستان کی سفیر سیدہ عابدہ حسین نے کشمیر کے بارے میں اپنے بیان کی تردید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ کشمیر مجھے اتنا ہی عزیز ہے جتنا پاکستان۔

○ امریکی ڈیموکریٹک پارٹی کے صدارتی امیدوار مسٹر بل کلنٹن نے پیشگوئی کی ہے کہ نومبر میں صدر بش بے روزگار ہو جائیں گے۔

○ عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ اگر ہم اقوام متحدہ کی تمام قراردادیں بھی پوری کر دیں پھر بھی پابندیاں جلد اٹھنے کی توقع نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری قوم کا عزم پابندیوں کو بے اثر کر دے گا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان کی سیاسی نبض پر وزیر اعظم کی گرفت ڈھیلی پڑتی جا رہی ہے۔ ان کو سندھ میں جاری فوجی آپریشن کے بارے میں خدشات لاحق ہیں۔ آپریشن سے پہلے حکومت کا خیال تھا کہ ایم کیو ایم نشانہ نہیں بنے گی۔ فوج تعاون نہ ملنے پر ناراض ہے۔ تینوں اہم ستونوں کے درمیان اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ صدر فوج کے کردار پر زیادہ گرمجوشی نہیں ہیں۔

انگلستان اور دیگر یورپی ممالک

ارزاں ٹکٹ، آرام دہ سفر و اعلیٰ خدمات کے لئے پیش پیش۔

اس کے علاوہ

غیر ممالک خصوصاً تاشقند کے لئے ٹور گائیڈڈ سروس کی تمام تر سہولیات

NEW ARABIAN TRAVELERS

BLUE AREA ISLAMABAD

CALL SHAHID RIZWAN KHAN

810892

ربوہ میں رابطہ

خان بابا سپر سٹور فون نمبر 658

دانت مت نکلوایئے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں ● ۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
فون: 543

دواخانہ محافظ صحت

مرض اٹھراء کی شکار ● نرینہ اولاد سے محروم ● دکھی عورتوں کے لئے

کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ سٹینڈ 2 پر ملیں

المشہور: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان ● گول چوک، اوکاڑہ

کول بریز

ریفریجریٹر۔ ایئرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹو میٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کے لئے۔

58۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور

فون: 488844
480944

زنانہ ملبوسات کی تیاری کا
بہترین مرکز

لون کے مختلف ڈیزائن اور پرنٹ میں سلے سلائے زنانہ سوٹ۔ سلے سلائے برقعے۔ سلے سلائے مردانہ شلوار قمیص۔ جدید ترین جاپانی مشینوں پر ہر قسم کی سلائی کا بہترین انتظام

حیہ بوتیک ریلوے روڈ بالمقابل یوٹیلٹی سٹور۔ ربوہ

لندن جانے والے احباب کیلئے خوشخبری

جن کو ویزے دیر سے مل رہے ہیں وہ پریشان نہ ہوں۔ ہمارے پاس آخری تاریخ تک کنفرمڈ سیٹیں موجود ہیں۔ ویزا ملتے ہی فوری رابطہ کریں

air masters

مینیجر سید ظہیر احمد شاہ

میسرز ایئر ماسٹرز ایمپریس ہاؤس 28 - ایمپریس روڈ نزد ریلوے ہیڈ کوارٹرز

لاہور ـــــ فون ـــــ 366151 - 212861 ـــــ 042

ربوہ فون 639 - 04524

ضرورت ہے

1۔ خدمت گار برائے فیکٹری عمر 18 تا 30 سال۔ تنخواہ معقول بمعہ رہائش۔

2۔ ایسے لڑکے جو آٹو موٹر پارٹس کی تربیت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ دوران تربیت وظیفہ اور رہائش کا انتظام ہوگا

رابطہ پتہ

میاں بھائی۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون: 223372، 223373